دو قصائد بردہ شریف

قصیدہ بانت سعاد مصنفہ کعب بن جبیر بن ابو سلمیٰ المزنی اصحابی
رسول ﷺ قصیدہ الکواکب الدریۃ فی مناقب خیر البریۃ مصنفہ
امام ابو صیری دلاصیؒ
دے منظوم پنجابی ترجمے از

پروفیسر ڈاکٹر احمد حسین احمد قریشی قلعہ داری

با اہتمام
ڈاکٹر طاہر محمود قریشی ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی
منیجر حبیب بنک لمیٹڈ گجرات

چھا گئے تیری امّت اُتّے شاہا اَنھّیرے

خیرُ الاُمّت دا کَدچانن ہوسی چار چوفیرے

اپنی رحمت دی چادر دا کر اُمّت تے سایہ

مٹ جاون "بوصیری" وانگوں اِہدے روگ گھنیرے

ڈاکٹر طاہر محمود قریشی قلعہ داری نے

سے چھپوا کر ادارہ اِشاعۃ القرآن "القرشیہ" قلعہ دار، گجرات (پاکستان)

سے شائع کیا۔ تاریخ اشاعت: ۹-۹-۹۹ء

تعداد ۲۰۰ دو سو   ھدیہ: دعائے خیر

اِنتساب

عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کے نام

جن کے پاکیزہ جذبات اُمتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی گہرائیوں کی

رونق ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي بجلاله | احيى الانام ودينه بمحمد
ثم الصلوة على النبي واله | كصلوة كل الانبيا لمحمد
لم يخلق الرحمن آدم والدي | من نسله الا لحب محمد
فتعاقبت منهم قرون اصطفي | منهم خيارهم لاجل محمد
شخص تجسم للورى من رحمة | ينجو بها الناجون شخص محمد
نفس تنافست النفوس بقربها | وفدائها نفس النبي محمد
روح بروح الروح تم ثباتها | وبه ارتياح الروح روح محمد
عمر اعز من العمور باسرها | الى به الرحمن عمر محمد
راس علا في المجد راس محمد | اذن لوعي الوحي اذن محمد
شعر تقسمه الصحابة بينهم | واعز شعر الناس شعر محمد
وجه بطلعته اضاء لنا الدجى | وبدت وجوه الخير وجه محمد

دو قصائد بردہ شریف

خواجہ کونین حضور سرورِ کائنات ﷺ کی صفت ثنا میں کرہ ارض کے ہر مقام اور ہر زبان میں نعتیں اور قصائد لکھے گئے عاشقان رسولؐ نے اپنی محبت اور جذبات کا اظہار اس قدر کیا کہ ان کا احاطہ کرنا کسی نوع ممکن نہیں۔ عمدہ سے عمدہ اعلیٰ سے اعلیٰ، فصیح و بلیغ اشعار لکھے گئے کہ ان کا جواب کسی اور نظم میں ممکن نہ ہو سکا۔ ان تمام نعتیہ قصائد اور منظومات سے افضل ترین مقام جو امام ابو صیبری کے قصیدہ بردہ اور حضرت کعب بن جبیر کے قصیدہ بانت سعاد کو حاصل ہوا کسی اور نظم کو میسر نہ آیا۔

جناب کعب بن جبیر بن ابو سلمٰی المزنی نے اپنا قصیدہ سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے خوش ہو کر اپنی چادر مبارک داد و انعام کے طور پر عطا کی۔ اس انعام کی بدولت قصیدہ کا نام قصیدہ بردہ مشہور ہوا۔ یہ قصیدہ اسی زمانہ سے تبرک و تیمن کا حامل ہے اور لوگ اس سے برکات حاصل کرنے کیلئے اس کا ورد کیا کرتے ہیں اور ان کا عقیدہ مستحکم ہو چکا ہے کہ جو کوئی شخص اس متبرک قصیدہ کا ورد کیا کرے گا وہ یقینا

بہشت میں جائے گا لہٰذا اس قصیدہ کا نام قصیدہ بہشتی مشہور ہو گیا۔ جب کہ اس کا نام اس کے مطلع کے پہلے مصرعہ کے پہلے لفظ بانت سعاد کے نام سے معروف ہے۔

دوسرا قصیدہ بردہ امام شرف الدین ابو عبداللہ محمد بن سعید بن حماد بن عبداللہ صنہاجی کا ہے۔ اس قصیدہ کا اصلی نام الکواکب الدریۃ فی مناقب خیر البریۃ ہے۔ امام ابو صیری کے والدین میں سے ایک صعید مصر کے شہر بوصیر سے اور دوسرے دلاص سے تھے اس لیے ان کو ہر دو مقام کی نسبت سے بعض دفعہ لوگ دلاصیری بھی کہتے تھے مگر بوصیری کے نام سے زیادہ مشہور ہوئے۔ آپ کی پیدائش بروز سہ شنبہ یکم شوال ۶۰۸ / ۱۲۱۱ء میں ہوئی۔ اور وفات کا سن ۶۹۴ھ / ۱۲۹۴ء ہے۔ آپ مصر کے شہر بلبیس میں عامل اور میر منشی تھے۔ پھر اس عہدہ کو چھوڑ کر شیخ ابو العباس مرسیؒ کی خدمت میں آگئے۔ اور ان کی صحبت کے فیضان سے یگانہ روزگار بن گئے۔ سرکار دوعالم جناب نبی اکرم ﷺ کی مدح میں بلند پایہ متعدد قصیدے لکھے۔ ان سب قصائد میں سے جو مقام قصیدہ بردہ شریف کو حاصل ہوا وہ کسی اور قصیدے کو نہیں ملا۔

امام ابو صیری فرماتے ہیں کہ میں مرض فالج میں مبتلا ہو گیا اور

اس سے میرا نصف بدن بیکار ہو گیا۔ اطباء معالجہ نے بہت سی تدبیریں کیں مگر کوئی کارگر نہ ہوئی۔ اس شدید پریشانی میں میں نے حضور اکرم ﷺ کی مدح میں قصیدہ لکھا۔ اور اس کو بار بار پڑھا رات کو سویا تو خواب میں دیکھا کہ حضور سرکار دو عالم ﷺ تشریف لائے ہیں میں زیارت سے شرف یاب ہوا اور یہ قصیدہ خدمت اقدس میں لیٹے لیٹے پیش کیا۔ اور عرض کی اے آقائے دو جہان میری گستاخی معاف فرمادیں کہ میں خدمت میں کھڑا نہیں ہو سکتا تھا ورنہ باادب کھڑے ہو کر قصیدہ پیش کرتا ۔ آنکھوں میں آنسو آگئے موتی سمجھ کے شان کریمی نے چن لئے آپ نے اپنا دست مبارک میرے بدن کے مفلوج حصہ پر پھیرا اور اپنی چادر مبارک میرے اوپر اوڑھ دی۔ صبح آنکھ کھلی تو میں بالکل تندرست تھا۔

خوشی خوشی صبح سویرے اٹھ کر گھر سے باہر نکلا تو ایک درویش ابو الرجا میرے گھر کی طرف آرہا تھا میں اس کو گھر کے اندر لے گیا کہنے لگا۔ بوصیری مجھے وہ قصیدہ تو سنایئے جو آپ نے آقائے دو جہاں کی مدح میں لکھا ہے۔ میں نے عرض کی کہ میں نے تو متعدد قصیدے آپکی مدح میں لکھے ہیں آپ کو کون سا قصیدہ مطلوب ہے۔ ابو الرجا کہنے لگے۔ کہ وہ قصیدہ جس کا مطلع ہے

امن تذکر جیران بذی سلم

میں حقا بتارہ گیا کہ میں نے اس قصیدے کے متعلق کسی سے ذکر تک نہیں کیا آپ کو اس قصیدہ کی اطلاع کہاں سے ہوئی وہ بولے ابو صیری آپ جس وقت رات کو سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں قصیدہ سنا رہے تھے میں اس وقت آپ کی معیت میں حاضر تھا۔ میں نے دیکھا کہ سرکار دو عالم ﷺ قصیدہ سن کر اس طرح جھوم رہے تھے جیسے باد نسیم سے میوہ دار درخت کی شاخیں جھوما کرتی ہیں۔ یہ سن کر میں نے درویش ابو الرجا کو قصیدہ دے دیا۔

اس نے اس قصیدہ کا تذکرہ لوگوں سے اس حد تک کیا کہ ملک ظاہر شاہ مصر کے وزیر بہاؤالدین علی معروف ابن حنا مصری متوفی ۷۷۶ / ۱۲۷۸ء کو اس کی خبر ملی تو اس نے میری طرف پیغام بھیجا اور قصیدہ منگوالیا اور قسم کھائی کہ میں اس قصیدے کو کھڑے ہو کر سر و پابرہنہ پڑھا کروں گا اور سنا کروں گا۔ چنانچہ وزیر موصوف اور اس کے گھر والے اس قصیدہ کو بڑی رغبت و محبت سے سنا کرتے تھے۔

اس کے بعد جب سعد الدین فاروقی متوفی ۶۹۱ / ۱۲۹۱ جو ایک فصیح و بلیغ شاعر تھا عارضہ رمد سے اندھا ہو گیا اس نے خواب میں دیکھا۔ کوئی شخص اسے کہہ رہا ہے کہ تم بہاؤالدین کے پاس جاؤ

اس سے قصیدہ لے کر اپنی آنکھوں پر رکھو باذن الٰہی آرام ہو جائے گا۔ وہ وزیر موصوف کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس سے اپنا خواب بیان کیا۔ وزیر نے جواب دیا کہ میرے پاس حضور علیہ الصلوٰۃ کی بردہ مبارک تو نہیں البتہ امام بوصیری کا قصیدہ بردہ موجود ہے۔ اور صندوق سے قصیدہ مبارک نکال کر اس کے حوالے کیا۔ سعد الدین نے اسے اپنی آنکھوں پر رکھا اور فوراً آرام ہو گیا۔

اس قصیدہ بردہ شریف کی برکات کی بے شمار داستانیں مشہور ہیں ان کو جمع کیا جائے تو ایک مستقل جامع کتاب بن سکتی ہے۔ ان ہر دو قصائد بردہ کے برکات کے باعث اکناف عالم میں ہر دو قصیدے اس قدر مقبول ہوئے کہ دنیا کی تقریباً ہر زبان میں ان کی شرحیں اور ترجمے لکھے گئے کہ ان کا شمار ممکن نہیں۔ جہاں تک مجھے ان شروح اور تراجم کا علم ہے اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

کشف الظنون میں حاجی خلیفہ نے قصیدہ بانت سعاد کی مقبولیت کے سلسلے میں اور براکلمان نے اپنی فہرست میں اس قصیدہ کی شروح کا ذکر کیا ہے۔ حاجی فضل احمد نے شرح قصیدہ بانت سعاد کی شروح اور تراجم کی تفصیل مختلف زبانوں میں کچھ اس طرح بیان کی ہے۔

انگریزی میں	1	فرانسیسی	1	جرمن	2
اطالوی	1	لاطینی	1	عربی	68
فارسی	8	ترکی	2	اردو	6
پنجابی	1				

حقیقت یہ ہے کہ اس تعداد سے قطع نظر ان زبانوں میں کہیں زیادہ شروح، تراجم، تخامیس، تشتطیر اور معارفات لکھی گئیں کہ ان کا شمار ممکن نہیں۔ ہمارے ذاتی کتاب خانہ میں ان کے علاوہ کوئی تیس کے قریب شروح موجود ہیں۔ پنجابی نظم میں تراجم کی تعداد کوئی دس کے قریب ہے۔ جن کا تعارف ہم انشاء اللہ تعالیٰ کسی اور جگہ درج کریں گے یہ قصیدہ پہلی بار لائڈن میں شائع ہوا تھا اور اپنے تبرکات وکمالات کے باعث مقبول عام ہوا۔

قصیدہ بردہ شریف امام ابو صیبری

قصیدہ بانت سعاد کی طرح اس قصیدہ کی بھی بے شمار شروح تراجم، تثیث تخمیس وغیرہ لکھی گئیں جن کا تذکرہ حاجی خلیفہ کی کتاب کشف الظنون ابراکلمان کی فہرست اور دیگر فہارس کتب میں ملتا ہے۔ ہم نے ایک جامع مقالہ قصیدہ بردہ شریف کے متعلق لکھ رکھا ہے جو کسی اور وقت میں ہدیہ ناظرین کیا جائے گا اس میں کوئی ایک سو سے زائد شروح وغیرہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ کوئی بیس پچیس کے قریب فارسی اردو اور پنجابی ترجمے ہمارے ذاتی کتاب خانہ میں موجود ہیں۔

یہ قصیدہ ردالبلیات، قضائے حاجات اور شفائے امراض کے لئے مستند طور پر پڑھا جاتا ہے اور اس کے اشعار فوق العادہ قوتوں کے حامل سمجھے جاتے ہیں اس کے مختلف اشعار مختلف بیماریوں اور تکلیفوں سے نجات دلانے کی طاقت رکھتے ہیں۔ عبدالسلام بن ادریس المراکشی نے اس موضوع پر ایک کتاب خواص البردہ فی بردالدء لکھی ہے جو ۱۳۲۷ میں مطبع مجتبائی دہلی سے شائع ہوئی۔

ہم نے ان برکات و دراجات کے حصول کی خاطر ہر دو قصائد بردہ

کے پنجابی نظم میں ترجمے کر دیے ہیں تاکہ جو لوگ عربی پڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتے وہ پنجابی میں پڑھ کر تبرک و تیمن حاصل کر لیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور میں میری دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ جل شانہ خواجہ کونین سید المرسلین رحمت اللعالمین کی مدح کی برکت سے میری جسمانی، روحانی، معاشرتی اور معاشی پریشانیاں دور کرے اور زندگی کو راحت و سکون سے ہمکنار کرے اور کل مخلوق عالم کو ان قصائد کے برکات سے مالامال رکھے۔ میرے بزرگوار میرے والدین کو ان کے تبرکات و ثواب سے بہرہ مند رکھے۔

ان قصائد کے پنجابی تراجم کی طباعت میرے لڑکے عزیز محمد طاہر محمود احمد ایم اے۔ پی ایچ ڈی نے بڑے شوق اور محبت سے کیا ہے خداوند تعالیٰ جل شانہ اس کا شوق قبول فرمائیں اور ان قصائد کے تبرکات اس کی صحت و شادمانی اور ترقی کے ضامن ہوں۔

عزیزم ڈاکٹر سجاد مسعود قریشی و عرفان مسعود قریشی کو مع تمام افراد خانہ ان قصائد کے برکات سے ہم کنار کرے۔

ڈاکٹر پروفیسر احمد حسین احمد قریشی قلعہ داری

۲۰ ستمبر ۱۹۹۹ء گجرات

قصیدہ اول

بردہ شریف

حضرت کعب بن جبیر ابو سلمیٰ المزنی اصحابی

رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بَانَتْ سُعَادُ فَقَلْبِي الْيَوْمَ مَتْبُولُ
مُتَيَّمٌ إِثْرَهَا لَمْ يُفْدَ مَكْبُولُ
وَمَا سُعَادُ غَدَاةَ الْبَيْنِ إِذْ رَحَلَتْ
إِلَّا أَغَنُّ غَضِيضُ الطَّرْفِ مَكْحُولُ
هَيْفَاءُ مُقْبِلَةً عَجْزَاءُ مُدْبِرَةً
لَا يُشْتَكَى قِصَرٌ مِنْهَا وَلَا طُولُ
تَجْلُو عَوَارِضَ ذَا ظَلْمٍ إِذَا ابْتَسَمَتْ
كَأَنَّهُ مُنْهَلٌ بِالرَّاحِ مَعْلُولُ
شُجَّتْ بِذِي شَبَمٍ مِنْ مَاءِ مَحْنِيَةٍ
صَافٍ بِأَبْطَحَ أَضْحَى وَهُوَ مَشْمُولُ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وِچھڑ گئی سعاد جدوں دی، دکھاں تھیں دل بھریا
ڈھونڈاں، قید جدائیوں، فدیہ دے ہتھ کسے نہ پھڑیا

فجریں ویلے جد اوہ ہرنی میں توں وِچھڑ سدھاتی
نیویاں نظراں اکھیں سُرمہ اوہدی سی وڈیائی

چِٹے دند تبسم ویلے مارن پئے لشکارے
مستی دیسے وچ جد منہ کھولے خشبو لئے ہُلارے

پیتی اوس شراب سی جس وچ رلیا ٹھنڈا پانی
بادِ شمال جھلی جس اُتے وادی وچہ من بھانی

بادِ صبا نے اودھرے اوتوں مٹی میل ہٹائی
بدّل فجریں ویلے وسیا تازہ شان ودھائی

تنفي الرياح القذى عنه وأفرطه

من صوب سارية بيض يعاليل

أكرم بها خلة لو أنها صدقت

موعودها ولو أن النصح مقبول

لكنها خلة قد سيط من دمها

فجع وولع وإخلاف وتبديل

فما تدوم على حال تكون بها

كما تلون في أثوابها الغول

ولا تمسك بالعهد الذي زعمت

إلا كما تمسك الماء الغرابيل

کیڈی چنگی سی اوہ سوہنی کاش ہوندی اوہ سچّی
من نصیحت میری لیندی، رہندی وعدیوں پکّی

اوہ محبوب جھوٹ جدھے وچہ خون خمیر سمایا
درد جدائی دے دے مارے رحم کدے نہ آیا

ہر ویلے پئی چالاں بدلے نویاں نال ادائیں
جیونکر روپ پیاں بدلاون جنگل وچہ بلائیں

وعدے تے نہ پوری رہندی جو وی کرے زبانی
وعدے پکّے سارے اوہدے جیوں چھلنی وچ پانی

اوہدیاں لاریاں وعدیاں اُتے کدی نہ بھلیں چوکھا
خواب سہانے اکثر ہوندے اصل حقیقت دھوکا

فَلَا يُغَرَّنْكَ مَا مَنَّتْ وَمَا وَعَدَتْ

اِلَّا الْاَمَانِيَ وَالْاَحْلَامَ تَضْلِيْلُ

كَانَتْ مَوَاعِيْدُ عُرْقُوْبٍ لَهَا مَثَلًا

وَمَا مَوَاعِيْدُهَا اِلَّا الْاَبَاطِيْلُ

اَرْجُوْ وَاٰمُلُ اَنْ تَدْنُوْ مَوَدَّتُهَا

وَمَا اِخَالُ لَدَيْنَا مِنْكَ تَنْوِيْلُ

اَمْسَتْ سُعَادُ بِاَرْضٍ لَا تُبَلِّغُهَا

اِلَّا الْعِتَاقُ النَّجِيْبَاتُ الْمَرَاسِيْلُ

وَلَنْ تُبَلِّغَهَا اِلَّا عُذَافِرَةٌ

فِيْهَا عَلَى الْاَيْنِ اِرْقَالٌ وَتَبْغِيْلُ

وانگ عرقوب[1] اوہ وعدے کردی جیہڑے کدی نہ پورے
جھوٹو جھوٹ اوہ وعدے سارے ہندے نت ادھورے

لا بیٹھا میں آساں شاید الفت قرب دکھاوے
پر نہ خیال محبت والا دل اوہدے وچ آوے

پہنچی جا سعاد اس تھائیں جتھے کوئی نہ جاوے
اعلیٰ نسل کوئی اٹھ شاید اس تھانویں لے آوے

ہر انہ پہنچ نہ سکے اوتھے کوئی وی اسواری
بس اس ڈاچی دے جو تھک کے وی رہے وچ تیاری

اوہنوں جد وی مڑکا آوے کناں پچھے آوے
ان ڈٹھے ایہہ راہیں دوڑے خواہ کوئی راہ نہ پاوے

---

[1] ملک عرب کے ایک مشہور دروغ گو آدمی کا نام ہے۔ احمد

مِنْ كُلِّ نَضَّاخَةِ الذِّفْرَى إِذَا عَرِقَتْ

عُرْضَتُهَا طَامِسُ الأَعْلَامِ مَجْهُولُ

تَرْمِي الغُيُوبَ بِعَيْنَيْ مُفْرَدٍ لَهِقٍ

إِذَا تَوَقَّدَتِ الحِزَّانُ وَالمِيلُ

ضَخْمٌ مُقَلَّدُهَا فَعْمٌ مُقَيَّدُهَا

فِي خَلْقِهَا عَنْ بَنَاتِ الفَحْلِ تَفْضِيلُ

غَلْبَاءُ وَجْنَاءُ عُلْقُومٌ مُذَكَّرَةٌ

فِي دَفِّهَا سَعَةٌ قُدَّامَهَا مِيلُ

وَجِلْدُهَا مِنْ أُطُومٍ لَا يُؤَبِّسُهُ

طَلْحٌ بِضَاحِيَةِ المَتْنَيْنِ مَهْزُولُ

جنگل بھریاں گانواں وانگوں تیز نگاہ دے چھڈے
تتّی ریت بھڑکیدیاں ٹلیاں دے رستے ایہہ وٹے

موٹی تھون جماندروں اہدی پاوڑ دی اڈے موٹے
وڈے سا ہن ایہہ اُٹھ دی نسلوں اُٹھ اوہدے توں چھوٹے

موٹی تھوں تے چمکے چہرہ ڈابڈی وانگوں نروے
وسعت اِڈے پہلو اندر دوروں وچہ نظر دے

کھل سمندری کچھوے وانگوں اثر نہ اس تے ہووے
سبھے کھبے چچڑیاں دا جھرمٹ جس دم کھوڑے

وانگ پٹھاناں اصلا اِبدا پکّا ماں، پیو، بھائی
چاچا، ماما، اصلے والے لمّی تھون اس پائی

حَرْفٌ اَبُوهَا اَخُوهَا مِنْ مُهَجَّنَةٍ

وَعَمُّهَا خَالُهَا قَوْدَاءُ شِمْلِيلُ

يَمْشِي الْقُرَادُ عَلَيْهَا ثُمَّ يُزْلِقُهُ

مِنْهَا لَبَانٌ وَّاَقْرَابٌ زَهَالِيلُ

عَيْرَانَةٌ قُذِفَتْ بِالنَّحْضِ عَنْ عُرُضٍ

مِرْفَقُهَا عَنْ بَنَاتِ الزَّوْرِ مَفْتُولُ

كَاَنَّمَا فَاتَ عَيْنَيْهَا وَمَذْبَحَهَا

مِنْ خَطْمِهَا وَمِنَ اللَّحْيَيْنِ بِرْطِيلُ

تُمِرُّ مِثْلَ عَسِيبِ النَّخْلِ ذَا خُصَلٍ

فِيْ غَارِزٍ لَمْ تُخَوِّنْهُ الْاَحَالِيلُ

ستھرا صاف مُصفّی سینہ پہلو نرم تے کورے
پِچھوں ملک پرن اس اُتوں ٹھہر نہ سکن موڑے

گھٹیا ہویا جُثہ اوہدا داناں حماراں وحشی
کہنیاں پسلیوں دور دسیندیاں جیونکر متن حواشی

اکھاں توں لے حلق تو ڑی ایہہ صاف مصفی عالی
نک منہ اوتلے جبڑے تیکر شکل پیاراں والی

پوشش اپنی پستاناں تے نال اداواں پھیرے
تاں دودھ گھٹ نہ ہووے اتوں نہ وچ شام سویرے

نک اہدا خمدار سہانا کن اہمیاں والے
حسن لطافت نرمی اہدے منہ دے چار دوالے

قنواءُ في حرّتيها للبصير بها

عتقٌ مبينٌ وفي الخدّين تسهيلُ

تسري على يسرات وهي لاحقةٌ

ذوابلٌ مسّهنّ الأرضَ تحليلُ

سُمرُ العجايات يتركن الحصى زِيَمًا

لم يقهنّ رؤوسُ الأكمِ تنعيلُ

كأنّ أوبَ ذراعيها إذا عرقت

وقد تلفّع بالماءِ العساقيلُ

يومًا تظلّ به الحربا مصطخدًا

كأنّ ضاحيهُ بالشمس مملولُ

نیزیاں وانگوں پیر زمین تے لگن ڈھوڑ اُڈاون
نعل بندی دی حاجت ناہیں خواہ پتھر راہ آون

دوڑے تیز تے مڑ کے اندر اپنے کھل مل جاندی
گرمی دے وچ تھکے ناہیں جد شے نظر نہ آندی

سفر کرے اس گرمی وچ جد گرگٹ وی سڑ جاندے
سڑی ہوئی اوہ روٹی وانگوں سڑ کے نظری آندے

جس ویلے خود قافلے والے کرن آرام ضروری
ٹڈیاں گرن پاروں تھک کے بہہ جاون مجبوری

سدھیاں تیز ترکھیاں لتاں منزل تے لے جاون
پیر زمین تے بوہلے رکھے وانگ ہوا اُڈاون

وَقَالَ لِلْقَوْمِ حَادِيهِمْ وَقَدْ جَعَلَتْ

وُرْقُ الْجَنَادِبِ يَرْكُضْنَ الْحَصَى قِيلُوا

شَدَّ النَّهَارِ ذِرَاعَا عَيْطَلٍ نَصَفٍ

قَامَتْ فَجَاوَبَهَا نُكْدٌ مَثَاكِيلُ

نَوَّاحَةٌ رِخْوَةُ الضَّبْعَيْنِ لَيْسَ لَهَا

لَمَّا نَعَى بِكْرَهَا النَّاعُونَ مَعْقُولُ

تَفْرِي اللَّبَانَ بِكَفَّيْهَا وَمِدْرَعُهَا

مُشَقَّقٌ عَنْ تَرَاقِيهَا رَعَابِيلُ

تَسْعَى الْوُشَاةُ جَنَابَيْهَا وَقَوْلُهُمْ

إِنَّكَ يَا ابْنَ أَبِي سُلْمَى لَمَقْتُولُ

قدم چلانے ڈاچی جھونکر ادھڑک، عشہ
ٹپے بانجھ رناں نال دل کے آکے ۔ ۔

جیوں مٹیار کرینیدی نوحہ سن کے خبر اولی
دودے ٹپے ہوش ونجائے رہے نہ وچہ تسلی

پٹ پٹ حال گنوائے سینہ کرڈے ٹوٹے ٹوٹے
ہڈیاں سینے وچوں پاڑن کڑتے موٹے موٹے

ڈاچی کول کھلو کے بندے ایہہ گلاں سن کڑے
بوسنی دے بتر دے پت نخوڑے ڈی دہن سرڈے

سجن اوہ جس تے میں سن لایاں ہویاں آساں
چھڈ گیا سنگ میرا کہہ کے میں اس راہ نہ جاساں

وَقَالَ كُلُّ خَلِيلٍ كُنْتُ آمُلُهُ

لَا أُلْهِيَنَّكَ إِنِّي عَنْكَ مَشْغُولُ

فَقُلْتُ خَلُّوا سَبِيلِي لَا أَبَا لَكُمُ

فَكُلُّ مَا قَدَّرَ الرَّحْمٰنُ مَفْعُولُ

كُلُّ ابْنِ أُنْثَى وَإِنْ طَالَتْ سَلَامَتُهُ

يَوْمًا عَلَى آلَةٍ حَدْبَاءَ مَحْمُولُ

نُبِّئْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ أَوْعَدَنِي

وَالْعَفْوُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ مَأْمُولُ

وَقَدْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ مُعْتَذِرًا

وَالْعُذْرُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ مَقْبُولُ

ابو سلمی کعب بن زہیر

فیر جواب دتا میں اوہناں چھڈ دیہو راہ میرا
جو کجھ وچ مقدر لکھیا پاوے ہونی پھیرا

ہر اوہ پُتر ماں دا جیہڑا اس دنیا تے آیا
میت دے اوہ پھٹڑے اُتے جاسی مُول اٹھایا

سنیا اے جے قتل مرے دا دِتا حکم نبیؐ نے
اوہ رسول سراپا رحمت عفو اوہدے وچ سینے

بے شک میں گناہیں بھریا عذر گناہ لے آیا
عذر قبول رسول اللہ نے ہر دَم ہے فرمایا

پاک رسولؐ خدا دے میں تے رحمت تھیں کر نرمی
پاک قرآن دتا رب تینوں جس وچ نرمی گرمی

مَهْلاً هَدَاكَ الَّذِي أَعْطَاكَ نَافِلَةَ

الْقُرْآنِ فِيهَا مَوَاعِيظٌ وَتَفْصِيلُ

لَا تَأْخُذَنِّي بِأَقْوَالِ الْوُشَاةِ وَلَمْ

أُذْنِبْ وَإِنْ كَثُرَتْ فِيَّ الْأَقَاوِيلُ

لَقَدْ أَقُومُ مَقَامًا لَوْ يَقُومُ بِهِ

أَرَى وَأَسْمَعُ مَا لَوْ يَسْمَعُ الْفِيلُ

لَظَلَّ يَرْعَدُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ

مِنَ الرَّسُولِ بِإِذْنِ اللهِ تَنْوِيلُ

حَتَّى وَضَعْتُ يَمِينِي لَا أُنَازِعُهُ

فِي كَفِّ ذِي نَقِمَاتٍ قِيلُهُ الْقِيلُ

چغل خوراں دیاں گلاں سُن کے مینوں مار دے ہیں
ایہہ کردے نے وادھا میں تے ایڈا نہیں گناہیں

خدمت وچہ کھلو پیا تکاں رعب جلال تہاڈے
جیکر ہاتھی وی سُن تکے ایڈ کمال تہاڈے

تھرتھر کنبے تے پا ڈوبے پاتے مُول نہ ڈھوئی
باہجھ خدا دی بخشش رحمت جو تُساں تے ہوئی

میں صحرا نے خطرے سارے پا ذرہ لنگھ جاواں
جس ویلے شاہ کالیاں راتاں ڈک لیون پرچھاواں

مَیں ہتھ پاک رسول اللہ دے ہتھ اندر آ دِتا
جس دے بدلیوں دشمن اودا ہر تھاؤں پے چھتّا

لِذَاكَ اَهْيَبُ عِنْدِيْ اِذْ اُكَلِّمُهٗ
وَقِيْلَ اِنَّكَ مَنْسُوْبٌ وَّمَسْئُوْلُ
مِنْ خَادِرٍ مِّنْ لُيُوْثِ الْاُسْدِ مَسْكَنُهٗ
مِنْ بَطْنِ عَثَّرَ غِيْلٌ دُوْنَهٗ غِيْلُ
يَغْدُوْ فَيَلْحَمُ ضِرْغَامَيْنِ عَيْشُهُمَا
لَحْمٌ مِّنَ الْقَوْمِ مَعْفُوْرٌ خَرَادِيْلُ
اِذَا يُسَاوِرُ قِرْنًا لَا يَحِلُّ لَهٗ
اَنْ يَّتْرُكَ الْقِرْنَ اِلَّا وَهُوَ مَفْلُوْلُ
مِنْهُ تَظَلُّ سِبَاعُ الْجَوِّ ضَامِزَةً
وَلَا تَمَشّٰى بِوَادِيْهِ الْاَرَاجِيْلُ

جس ویلے میں خدمت اندر رو رو حال سُناواں
رعب جلال رسول اللہ دا بدل دا پرچھانواں

وچہ کچھار اوہ شیراں نالوں ودھ کے شیر دسیوے
غنر وادی دے جھنڈاں وچہ جیونکر شیر گجیوے

صبح سویر ہوئے تے اوہ بچے شیر بلائے
مٹی رُلیا انساناں دا گوشت انہاں کھوائے

حملہ آور ہوئے جس دم ترت حلال نہ جانے
مدمُقابل نوں اوہ چھڈ دے غلبے باہجھ دہگانے

رہن ترٹھے اودھے کولوں جوڑہ دے کُل درندے
وادی دے وچہ نال آزادی ٹُر دے کدی نہ رہندے

وَلَا يَزَالُ بِوَادِيهِ أَخُو ثِقَةٍ

مُطَرَّحُ الْبَزِّ وَالدِّرْسَانِ مَأْكُولُ

إِنَّ الرَّسُولَ لَنُورٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ

مُهَنَّدٌ مِنْ سُيُوفِ اللهِ مَسْلُولُ

فِي عُصْبَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ قَائِلُهُمْ

بِبَطْنِ مَكَّةَ لَمَّا أَسْلَمُوا زُولُوا

زَالُوا فَمَا زَالَ أَنْكَاسٌ وَلَا كُشُفٌ

عِنْدَ اللِّقَاءِ وَلَا مِيلٌ مَعَازِيلُ

شُمُّ الْعَرَانِينِ أَبْطَالٌ لَبُوسُهُمُ

مِنْ نَسْجِ دَاوُدَ فِي الْهَيْجَا سَرَابِيلُ

رہن بہادر اس جوہ اندر شیروں ترت تر بھٹے
اسلحہ دور دوالے کپڑے تھاں تھاں توں سب پھٹے

بیشک پاک رسول خدا دا روشن نور الہٰی
اللہ دی تلوار ایہہ ننگی تلواروں ودھ آئی

واہ جوان قریشی وچہ قریشیاں حق سنایا
مکے وچوں ہجرت دا فرمان اوہنے فرمایا

ہجرت کرنے والے کرکے ہجرت یثرب آئے
ڈھل نہ کھاندے جنگ وجدل توں بھاویں جدوی آئے

اچانک بہادر ڈاہڈے جنگ لباس انہاندا
وانگ زرہ داؤد نبی نے بنھیاں سخت تناں دا

بِيضٌ سَوَابِغُ قَدْ شُكَّتْ لَهَا حَلَقٌ

كَأَنَّهَا حَلَقُ الْقَفْعَاءِ مَجْدُولُ

لَا يَفْرَحُونَ إِذَا نَالَتْ رِمَاحُهُمُ

قَوْمًا وَلَيْسُوا مَجَازِيعًا إِذَا نِيلُوا

يَمْشُونَ مَشْيَ الْجِمَالِ الزُّهْرِ يَعْصِمُهُمْ

ضَرْبٌ إِذَا عَرَّدَ السُّودُ التَّنَابِيلُ

لَا يَقَعُ الطَّعْنُ إِلَّا فِي نُحُورِهِمُ

وَمَا لَهُمْ عَنْ حِيَاضِ الْمَوْتِ تَهْلِيلُ

باتمام رسید قصیده بانت سعاد
بوقت عصر در روز
چارشنبه ماه
شوال ۱۶
سنه ۱۳۴۷

لمیاں لمیاں زرہاں آپس وچہ جو جڑیاں ہویاں
جیوں کنڈیاں دی جھاڑی ہووے اونویں تنیاں ہویاں

نہ خوش ہون جدوں پا لیندے نیزیاں نال او غلبے
نہ واویلا کردے جد مغلوب ہوون نہ ڈردے

چال چلن اوہ اوٹھاں والی نال وقار سہانے
تیغاں نال اوہ کرن حفاظت جد پے نس جانے

وچہ لڑائیاں ہردم کھاندے ایہہ نیزے وچ سینے
موت کولوں نہ ڈردے سنگی ساتھی یار نگینے

یکم جنوری ۱۹۸۷ء

ڈاکٹر احمد حسین احمد قریشی قلعداری

پنجابی نعتاں سوہنے ترجمے

دربارِ رسالتؐ میں بحالتِ بیداری پڑھا گیا اور آپؐ
نے بار بار پڑھنے کو کہا۔

ترجمہ کلام حسانؓ بن ثابت

واحسن منک لم ترقط عینی جس دے ناواں وددھ کے سوہنا نظر کتے نہ آیا
واجمل منک لم تلد النساء جس جیہا حسن جمالاں والا ماں کسے نہ جایا
خلقت مبراء من کل عیب جمیا پاک منزہ سوہنا ہر نقصوں ہر عیبوں ای
کانک قد خلقت کما تشاء جیویں کر مرضی اوہدی آ کے جنم اوہنیں اس پایا

شیخ سعدیؒ نے دربارِ رسالتؐ میں خواب میں
حاضر ہو کر پڑھا اور آپؐ نے پسند فرمایا۔

بلغ العلیٰ بکمالہ سب اچیاں توں اچا جیہڑا اپنے خاص کمالوں
کشف الدجیٰ بجمالہ جگت ہنیرے دور کریندا اپنے نور جمالوں
حسنت جمیع خصالہ سبھناں سوہنیاں توں اوہ سوہنا اپنے حسن خصالوں
صلوا علیہ وآلہ لکھ کروڑ درود اس اتے آل سنے رحمالوں

الجزء الاوّل من القصیدة البُردة

البوصیریة ویلیہما المضریّة والشّوقیة

اللّٰھم اغفر لکاتبه

مالکه مولوی محمّد عبد الکریم

القرشی نسباً والحنفی مذہباً

والچشتی طریقه

والفنجابی وطناً
والقلعداری

مولداً

مسکناً

اللّٰھمّ صلّ علی سیّدنا محمّد وعلٰی آل سیّدنا

محمّد وبارک وسلّم وصلّ

علیه

الٰہی تو آسان بکن مشکلات ونجق محمد علیه الصّلوٰة

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ کے ابتدا میں یہ پڑھیں

الحمد للہ ذی الانعام والکرم — حمداً کثیراً یواری کثرۃ النعم
ثم الصلوۃ علیٰ خیر خلقہ محمدٍ — سید الانبیاء فی النسم
لولاہ ما خلق الافلاک خالقہا — لولاہ ما اخرج الانسان من عدم
مرسلہ بالہدیٰ للناس اجمعہم — ارسلہ ربہ بالعلم والحکم
بقہرہ فتح البلدان قاطبۃ — بلطفہ ملک الآفاق والکرم
بالخلق کرمہ باللطف اکرمہ — فہو الکرامہ من فرق الیٰ قدم
رسولنا افصح الصنفین املحہم — نبینا قد اوتی جوامع الکلم
لہ محاسن لا تحصی عجائبہا — لانہا قطران الیم والدیم
لہ علیٰ امتہٖ مظلمتہ ظلمت — کثیر خوف لہ حقت علی الذمم
صلوا علیہ کما صلی الالہ لہ — وسلموا سرمدا للشافع الامم
اللہم صل علیٰ محمد وعلیٰ آلہٖ — واصحابہ ابداً بالفضل والکرم
امین یا ربنا مادام نازلۃ — اجابہ وجبت لدعوۃ الندم
صلی الالہ للمبعوث للامم — محمد سید العرب والعجم

وعلی من مدحہ بین الوریٰ

مدحا مدا اجاج فی ہذہ الکلم

قصیدہ دوم

بردہ شریف

الکواکب الدریۃ فی مناقب خیر البریۃ

صلی اللہ علیہ وسلم

امام ابوصیری رحمۃ اللہ علیہ دلاصی رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٍ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمٍ

اَمْ هَبَّتِ الرِّيْحُ مِنْ تِلْقَآءِ كَاظِمَةٍ
اَوْ اَوْمَضَ الْبَرْقُ فِي الظَّلْمَآءِ مِنْ اِضَمٍ

فَمَا لِعَيْنَيْكَ اِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا
وَمَا لِقَلْبِكَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمٍ

اَيَحْسَبُ الصَّبُّ اَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ
مَا بَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْهُ وَمُضْطَرِمٍ

لَوْلَا الْهَوٰی لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰی طَلَلٍ
وَلَا اَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭

نفس نوں خطاب

یاد آئے نے یاں تے تینوں ساتھی ذو سلم دے
تائیں نین تیرے رت ہنجوں روون ورد الم دے

یاں ایہہ کاظمہ ولوں آئی ٹھنڈی وا سجن دی
یاں کوہ اضموں بجلی لشکے یاد جگاوے من دی

جے ایہہ نہیں تے نین ترے کیوں رو رو حال ونجاون
منع کراں نہ آکھے لگن دل نوں چین نہ آون

روون نین تے دل چھاہ بھڑکے ایہہ کوئی کی جانے
عشق چھپایاں چھپدا ناہیں آکھن لوک سیانے

جے کر عشق نہ ہوندا تینوں ، کیوں ٹلے جا روویں
بان اضم دیاں یاداں اندر راتیں اُٹھ کھلوویں

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ
بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

وَاَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّيْ عَبْرَةٍ وَّضَنًى
مِثْلَ الْبَهَارِ عَلٰى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ اَهْوٰى فَاَرَّقَنِيْ
وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

يَا لَائِمِيْ فِي الْهَوَى الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً
مِنِّيْ اِلَيْكَ وَلَوْ اَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

عَدَتْكَ حَالِيَ لَا سِرِّيْ بِمُسْتَتِرٍ
عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِيْ بِمُنْحَسِمِ

کیوں کر عشق چھپاوے کوئی جد ایہہ حالت ہووے
ہنجوں ڈھل ڈھل حال سناواں روگ دلاں نوں کھودے

پیلا رنگ مڑین شاہد چہرے تے پر چھایاں
کیونکر منکر ہووے کوئی پکیاں تک گواہیاں

اچن چیتی دل دے اندر جاگ پون جد یاداں
اڈے نیندر عشق دکھاندا لذت وچ فریاداں

اے ناصح جے عشق میرے دا عذر توں کنیں پاویں
عشق مرا تک حقا سچا متیں دین نہ آویں

عشق میرے دیاں دھماں پیاں اندر کل جہاناں
نہ ہون عشق چھپایاں چھپدا نہ راحت وچ جاناں

مَحَضْتَنِي النُّصْحَ لٰكِنْ لَسْتُ اَسْمَعُهٗ
اِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِيْ صَمَمِ

اِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيْحَ الشَّيْبِ فِيْ عَذَلِيْ
وَالشَّيْبُ اَبْعَدُ فِيْ نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

فَاِنَّ اَمَّارَتِيْ بِالسُّوْءِ مَا اتَّعَظَتْ
مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيْرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

وَلَا اَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيْلِ قِرٰى
ضَيْفٍ اَلَمَّ بِرَاْسِيْ غَيْرَ مُحْتَشِمِ

لَوْكُنْتُ اَعْلَمُ اَنِّيْ مَا اُوَقِّرُهٗ
كَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِيْ مِنْهُ بِالْكَتَمِ

بے شک کریں نصیحت چنگی ایپر سنی نہ جاوے
عاشق انھا بولا ہوندا ہر کوئی اکھ سناوے

ٹھیک بڑھاپے اندر لوکی دیون مت سیانی
ایپر عشق ہوراں نوں کوئی مت نہیں من بھانی

نفس امارہ توں پناہ

نفس امارے چھل سیوں نہ کجھ عبرت پائی
نہ بڈھے دی گل سنی اس نہ اوہنوں مت آئی

آڈھکا سر چپ چپتا من سدیاں لبھ آیا
نفس امارے ولوں نہ کوئی راہ چنگا میں پایا

جے معلوم ہوندا ایہہ مینوں ایہہ گل ہے ہو جانی
میں ایہہ چٹی واڑھی ہے سی وسمے نال چھپانی

مَنْ لِّيْ بِرَدِّ جِمَاحٍ فِيْ غَوَايَتِهَا
كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِيْ كَسْرَ شَهْوَتِهَا
إِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّيْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ إِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰى
حُبِّ الرَّضَاعِ وَإِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ أَنْ تُوَلِّيَهُ
إِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلّٰى يُصْمِ أَوْ يَصِمِ

وَرَاعِهَا وَهِيَ فِي الْأَعْمَالِ سَائِمَةٌ
وَإِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰى فَلَا تُسِمِ

ہے کوئی جے سرکش میرا نفس لعیں ٹھہرائے
جن سرکش کھوڑا کوئی پکڑ لگام لگائے

نفس میرے نوں زوم گناہوں موڑ کوئی نہ سکے
رج رج کھانے پاروں ہوندے جوڑ جسے دے پکے

نفس امارہ وانگ ایانیاں دودھ پینے داعاوی
جے نہ دودھ چھڈائیے ہوندا ایسے وچ فسادی

روک اس نفس امارے تائیں کر کے ہمت بھاری
جے غالب ہو جاوے پاوے ذلت نال خواری

جس ویلے ایہہ عملاں والی پیلی دے وچ چگے
رکھ خیال ہمیشہ اہدا مت ونجاوے اگے

كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِلْمَرْءِ قَاتِلَةً

مِنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ اَنَّ السَّمَّ فِي الدَّسَمِ

وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ شَبَعٍ

فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ

مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا

وَاِنْ هُمَا مَحَّضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّلَا حَكَمًا

فَاَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

کئیں داری ایہہ خواہشاں تائیں اڈ بنا سنوارے
زہر طعاماں دے وچ بھر دے جیہڑا تینوں مارے

بھکھاں توں وی ڈردا رہنا ہے چنگی دا نائی
کئیاں نوں بھکھ مار گنواوے جیوں رج کھائے کائی

ہنجواں پاروں رو رو دھوئے نین گناہاں والے
نال ندامت توبہ کریئے چنگی ہر ہر حالے

نفس لعین دی گل نہ منیں اہنوں دور ہٹائیں۔
بھاویں کرے نصیحت چنگی نیڑے مول نہ جائیں

گل لعین دی منیں نائیں چنگی مندی کائی
دشمن عادل حاکم ہووے ہے مکراں دی پھاہی

أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ
لَقَدْ نَسَبْتُ بِهٖ نَسْلًا لِذِيْ عُقُمِ

أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَا ائْتَمَرْتُ بِهٖ
وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِيْ لَكَ اسْتَقِمِ

وَلَمْ تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً
وَلَمْ أُصَلِّ سِوٰى فَرْضٍ وَلَمْ أَصُمِ

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ أَحْيَ الظَّلَامَ إِلٰى
أَنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَرَمِ

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ أَحْشَاءَهٗ وَطَوٰى
تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُتْرَفَ الْأَدَمِ

سُنت پناہ اس گلوں منگاں میں جیہڑی اج بھالی
مت نہیں وس بانجھ عورت دے پُتر دیون والی

تینوں نیکی دے کم دساں آپ کراں نہ کوئی
کی اوہدے وچ اثر نصیحت کی اوہدے وچ ڈھوئی

موتوں میں کی دساں دن میرے کیہے لنگے
فرض نماز تے روزیاں باجھوں کم نہ کیتے چنگے نہ لنگے

حضورؐ پاک دی نعت

پہلیا رہیا اس ذات اقدس دی سنت ول نہ آیا
راتیں جہنے عبادت اندر پیراں توں ورمایا

پتھر ٹھڈ تے بنھ کے ویلے بھکھاں وچ لنگائے
نازک پہلو سوہنے سارے سختیاں توں زخمائے

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ
عَنْ نَفْسِهِ فَأَرَاهَا أَيَّمَا شَمَمِ

وَأَكَّدَتْ زُهْدَهُ فِيهَا ضَرُورَتُهُ
إِنَّ الضَّرُورَةَ لَا تَعْدُو عَلَى الْعِصَمِ

وَكَيْفَ تَدْعُو إِلَى الدُّنْيَا ضَرُورَةُ مَنْ
لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمِ

نَبِيُّنَا الْآمِرُ النَّاهِي فَلَا أَحَدٌ
أَبَرَّ فِي قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

اوچے پہاڑ زراں دے سارے خدمت دے وچ آون
استغنا تھیں اونہاں تائیں جتی نال پچھانن

اوہدیاں فاقیاں زہد اوہدے نوں چنگا ہور بنایا
جگ دی لوڑ ذرا نہ جاتی حق دا حق ودھایا

ایہہ کیکن اے ممکن حاجت اونہاں نوں پھسلاوے
ایہہ دنیا جد اوہناں پاروں ہستی دے وچ آوے

پاک محمد سرور عالم والی کل جہاناں
عرب عجم دے جن بشر سب منن اوہدیاں شاناں

امر نواہی دا اوہ مالک دین سکھاون والا
حق دا حق سناون والا حق پچھانن والا

هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

دَعَا إِلَى اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِكُونَ بِهِ
مُسْتَمْسِكُونَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

فَاقَ النَّبِيِّينَ فِي خَلْقٍ وَفِي خُلُقٍ
وَلَمْ يُدَانُوهُ فِي عِلْمٍ وَلَا كَرَمِ

وَكُلُّهُمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِنَ الْبَحْرِ أَوْ رَشْفًا مِنَ الدِّيَمِ

وَوَاقِفُونَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ
مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ أَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

اُوہ محبوب ربانان جس دیاں لوڑاں نت شفاعتاں
غم تے ہول ونجاون والا دیوے نیک براتاں

شفقت نال اسانوں اوہنے اللہ ول بلایا
اوہ دو جگوں ترگیا جہنے آپکا ہتھ پایا

حسنوں خلقوں سب نبیاں تھیں اُچا اوہدا پایا
علم سخاوت اندر کوئی اس جہیا نہ آیا

سب اوہدے تھیں لوڑن بخشش نالے نیک براتاں
اوس سمندروں چوئے لوڑن بدل وانگ زکاتاں

خدمت اوہدی اندر سبھے آ ہتھ بنھ کھلوتے
جیوں نکتے تے زیراں زبراں ہون نہ ہیٹھاں اُتے

فَهُوَ الَّذِيْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهُ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِيْ مَحَاسِنِهٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِيْ نَبِيِّهِمْ
وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمِ

وَانْسُبْ اِلٰى ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ اِلٰى قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهٗ
حَدٌّ فَيُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

حسنوں خلقوں جس دی صورت سوہنی رب بنائی
الفت نال پیار اپنے دی واہ وا شان دوہائی

خوبیاں پاروں دو جگ اندر اوہدا کوئی نہ ثانی
حسن اوہدے جیہے ہور کسے نہ پائی مول نشانی

وانگ عیسائیاں عیسیٰ والیاں چھڈ کے صفت ثنائیں
ہر چنگی گل جہیڑی ہووے اوہدی صفت منائیں

جو جی چاہیے پاک نبیؐ دیاں رج رج دسو شاناں
ساریاں صفت ثنائیں سوہن اوہنوں وچ جہاناں

اوہدے فضل کرم دا یارو حد حساب نہ کوئی
تھک لتھیاں سب سخن کلاماں گل حدوں ودھ ہوئی

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهُ آيَاتُهُ عِظَمًا
أَحْيَ اسْمُهُ حِيْنَ يُدْعَى دَارِسَ الرِّمَمِ

لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْيَ الْعُقُوْلُ بِهِ
حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ

أَعْيَ الْوَرَى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرَى
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ
صَغِيْرَةً وَتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ أُمَمِ

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهُ
قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

معجزیاں دے اندر ہوندیاں جے کر جھیاں شاناں
مردے زندہ کرلیندے تے رکھدے جیوندیاں جاناں

جو کجھ اوہناں دسیا سانوں شفقت تھیں سمجھایا
عقل حیراں ہودے اُس پاروں سن سینے تے لایا

خلقت اوس اداؤں عاجز شان اوہدی کی جانے
نیڑیوں دوروں علم نہ پہنچے عاجز ہون سیانے

سورج وانگ جمال اوہناں دا دوروں نظری آوے
دوروں سوہنا دسے نیڑیوں نظراں نوں چندھیاوے

غافل قوم حقیقت اوہدی عظمت شان کی جانے
شان اوہدی ہر گلوں اُچی من لوک سیانے

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهُ بَشَرٌ
وَاَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

جمع آیۃ بمعنی نشانی

وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمِ

فَاِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

حَتّٰى اِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هُدٰى
هَا الْعٰلَمِيْنَ وَاَحْيَتْ سَائِرَ الْاُمَمِ

اَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهُ خُلُقٌ
بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

علم اساڈے ایتھوں توڑی سارے زور وکھائے
بعد خدا دے سب مخلوقوں اے سب توں ودھ آئے

ہر اعجاز رسولاں تائیں جو اللہ فرمایا
اہناں یاروں اوہناں تائیں رب دی ذات عطایا

ایہہ دہیوں فضل کرم دا روشن اوہ سب وانگ ستارے
چھپ جاون اوہ سارے جس دم آ ایہہ لشکاں مارے

جس ویلے اس چانن لائے نسن دور ہنیرے
جاگے لوک ہدایت پائی جگ وچ چار چوفیرے

سوہنی پاک سرشت ایہناں دی خلقاں دا سرمایا
ہر اک حُسن نوں جس دے حسن بشاشت نیں چمکایا

كَالزَّهْرِ فِيْ تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِيْ شَرَفٍ
وَالْبَحْرِ فِيْ كَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِيْ هِمَمِ

كَأَنَّهُ وَهُوَ فَرْدٌ فِيْ جَلَالَتِهِ
فِيْ عَسْكَرٍ حِيْنَ تَلْقَاهُ وَفِيْ حَشَمِ

كَأَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِيْ صَدَفٍ
مِنْ مَّعْدَنَيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمِ

لَا طِيْبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ اَعْظُمَهُ
طُوْبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَمُلْتَثِمِ

اَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيْبِ عُنْصُرِهِ
يَا طِيْبَ مُبْتَدَإٍ مِّنْهُ وَمُخْتَتَمِ

پھلاں وانگوں تازہ روشن ودھ کے بدر منیروں
نخشش پاروں ودھ سمندروں ہر گلوں تدبیروں

رعب جلالت پاروں بے شک دسے فرد یگانا
کلیاں دی اوہ ٹردے دسن اندر شان شہانا

وقت تبسم دند مبارک چمکن سوہنے سارے
جیون سپی وچ موتی دسن ہر اک لشکاں مارے

کی مٹی دیاں شاناں جتھوں پاک نبیؐ بن آیا
کی دھن بھاگ اوہناں دے جہناں قدمیں سیس نوایا

حضورؐ پاک دی ولادت

ظاہر اوہدے ولوں ہویاں جگ اندر خشبوئیاں
مڈ قدیموں لے ہن توڑی واہ واہ دھماں ہویاں

يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيهِ الْفُرْسُ أَنَّهُمُ

قَدْ أُنْذِرُوا بِحُلُولِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

وَبَاتَ إِيوَانُ كِسْرٰى وَهْوَ مُنْصَدِعٌ

كَشَمْلِ أَصْحَابِ كِسْرٰى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْأَنْفَاسِ مِنْ أَسَفٍ

عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ

وَسَاءَ سَاوَتَ أَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا

وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِينَ ظَمِ

كَأَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ

حُزْنًا وَبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

فارس والیاں نوں گل سج آئی ساڈی واری
جلدی ساڈے اوتے آسی ذلت ۔ہور خواری

کسریٰ دے ایواناں اندر آن پئی تھر تھلی
ہل گیاں بنیاداں عزت شاناں دی گل چلی

آتش خانے دی اگ بجھ کے ہو گئی ٹھنڈی ساری
حسرت پاروں ساوا سکیا جو رہندا سی جاری

موج مناون والے سارے وچ غماں دے کھبے
ساوہ والے ایس سببوں حسرت دے وچ ڈبے

پانی تھیں پھٹ شعلے آئے شعلیاں دے وچ پانی
ایس تولد دنیا دے وچ پائی نویں کہانی

والجن تهتف والأنوار ساطعة
والحق يظهر من معنى ومن كلم

عموا وصموا فإعلان البشائر لم
تسمع وبارقة الإنذار لم تشم

من بعد ما أخبر الأقوام كاهنهم
بأن دينهم المعوج لم يقم

وبعد ما عاينوا في الأفق من شهب
منقضة وفق ما في الأرض من صنم

حتى غدا من طريق الوحي منهزم
من الشياطين يقفو إثر منهزم

جناں بول گواہی دتی سچ نبوت والی
نور صداقت ظاہر ہویا رہی کوئی جوہ نہ خالی

منکر اٹھے بولے ہوئے حق دا راہ نہ پایا
غضب الہی اوہناں کارن اللہ ولوں آیا

اس تھیں پہلاں اوہناں تائیں کاہناں نے سمجھایا
باطل دیں تساڈے داہن وقت اخیری آیا

بھانویں اوہناں اکھیں ڈٹھا بت اندر بت خانے
ڈگے جیوں آسمانوں تارے ڈگن وچ جہانے

اسماناں توں تارے ڈگے شیطاناں تے بھارے
پٹھلیں پھریں گھر نوں دوڑن لڑدے مردے سارے

كَأَنَّهُمْ هَرَبًا أَبْطَالُ أَبْرَهَةٍ
أَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصَى مِنْ رَاحَتَيْهِ رُمِي

نَبْذًا بِهِ بَعْدَ تَسْبِيحٍ بِبَطْنِهِمَا
نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ أَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْأَشْجَارُ سَاجِدَةً
تَمْشِي إِلَيْهِ عَلَى سَاقٍ بِلَا قَدَمِ

كَأَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِمَا كَتَبَتْ
فُرُوعُهَا مِنْ بَدِيعِ الْخَطِّ بِالْقَلَمِ

مِثْلَ الْغَمَامَةِ أَنَّى سَارَ سَائِرَةً
تَقِيهِ حَرَّ وَطِيسٍ لِلْهَجِيرِ حَمِي

شیطاناں نے ابرہہ وانگوں منہ اپنے دی کھادی
جاں مٹھ مٹی دی آسٹی اوہناں اُتے ہادی

اپنے ہتھ وچ پھڑ کے روڑے ایہہ اعجاز وکھائے
یونس وانگوں تسبیح پڑھدے اونویں نظری آئے

حضورؐ پاک دے معجزے

رکھاں نوں اوہ سد بلاوے سجدے کردے آون
قدم سراں تے رکھدے آون چرک ذرا نہ لاون

سدھے خدمت دے وچ آون پاندے صاف لکیراں
خدمت گاری تابعداری والیاں کر تدبیراں

بدل وانگوں سرتے سایہ ہر ویلے پیا پائے
دھپ کڑاکے دی وچ سرور جیہڑی جانب جائے

أقسمت بالقمر المنشق إن له
من قلبه نسبة مبرورة القسم

وما حوى الغار من خير ومن كرم
وكل طرف من الكفار عنه عمي

فالصدق في الغار والصديق لم يرما
وهم يقولون ما بالغار من ارم

ظنوا الحمام وظنوا العنكبوت على
خير البرية لم تنسج ولم تحم

وقاية الله اغنت عن مضاعفة
من الدروع وعن عال من الاطم

قسم خدا دی ووگھن ہویا چن اشاریوں اونویں
دل اوہدا چن وانگوں سوہنا نالے نین دی دونویں

فضل کرم دا منبع جس دم غار اندر آ لکا
کافر بالکل انھے ہو گئے نظر نہ آیا اکا

صدق تے صدیق دونویں سن غار اندر اس ویلے
نظر نہ آئے کفاراں نوں انھے ہو گئے ڈیلے

وہم ہویو نے کھگی اوتے نالے جالے ویکھے
کہن لگے اوہ اک دوجے نوں اوہ آئے نئیں ایتھے

رب کج لوڑ نہ چھڈی جے اوہ اپنا آپ بچاون
قلعیاں دے اوہ اندر جاون یا ہتھیار پھباون

مَا سَامَنِي الدَّهْرُ ضَيْمًا وَاسْتَجَرْتُ بِهِ

إِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْهُ لَمْ يُضَمِ

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَدِهِ

إِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدَى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلِمِ

لَا تُنْكِرُ الْوَحْيَ مِنْ رُؤْيَاهُ إِنَّ لَهُ

قَلْبًا إِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

فَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُبُوَّتِهِ

فَلَيْسَ يُنْكِرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

تَبَارَكَ اللهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ

وَلَا نَبِيٌّ عَلَى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

دکھ زمانے نے نہ دتے نہ کج ضرر پہچایا
جدوں پناہ اس در توں لوڑی اُچا جس دا پایہ

دین دنی دیاں کماں کارن جد اوہدے دل جایئے
اس درگاہوں منٔ دی مرضی جو منگاں سو پایئے

خواباں وی سن وحی اوہناں دے نہ ہوندا انکاری
اکھاں پانویں سوندیاں اودیاں دل اندر بیداری

پہل نبوت توں وی خواباں وحی مبارک سارے
جہلیاں نوں دانائی بخشے عاصیاں نوں بخشاوے

رب ولوں سب وحی اوہناں دے کسبی کم نہ کوئی
نبیاں غیب خدا تھیں پائے گل ایہو سچ ہوئی

آيَاتُهُ الْغُرُّ لَا يَخْفٰى عَلٰى اَحَدٍ
بِدُوْنِهَا الْعَدْلُ بَيْنَ النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

كَمْ اَبْرَءَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهُ
وَاَطْلَقَتْ اَرَبًا مِنْ رِبْقَةِ اللَّمَمِ

وَاَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهُ
حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِي الْاَعْصُرِ الدُّهُمِ

بِعَارِضٍ جَادَ اَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا
سَيْبًا مِّنَ الْيَمِّ اَوْ سَيْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

دَعْنِيْ وَوَصْفِيْ اٰيَاتٍ لَّهُ ظَهَرَتْ
ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰى لَيْلًا عَلٰى عَلَمِ

ہر اک شے دی اصل حقیقت واضح کھول دکھاوے
اوہدے باہجھ نہ عدل جہانیں کدھرے نظری آوے

ہتھ مبارک جس تے پھیرے سارے روگ ونجائے
جہلیاں نوں دانائی بخشے عاصیاں نوں بخشاوے

کال گوائے کرے دعائیں رحمت دے مینہ پائے
جہیڑی رحمت درہیاں دی پیشانی نون چمکائے

رحمت دے دریادیں ٹھاٹھاں چڑھ آیاں ہر سالے
وادیاں دریا دسن ساریاں ایڈ ہوئے خوش حالے

آ میں تنوں معجزیاں دی روشن صفت سناواں
جیوں مہمانی دی اگ. چمکے اوپر اُچیاں تھاواں

فَالدُّرُّ يَزْدَادُ حُسْنًا وَهُوَ مُنْتَظِمٌ
وَلَيْسَ يَنْقُصُ قَدْرًا غَيْرَ مُنْتَظِمِ

فَمَا تَطَاوَلَ آمَالُ الْمَدِيحِ إِلَى
مَا فِيهِ مِنْ كَرَمِ الْأَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ

آيَاتُ حَقٍّ مِنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ
قَدِيمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوفِ بِالْقِدَمِ

لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَهْيَ تُخْبِرُنَا
عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَعَنْ إِرَمِ

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ
مِنَ النَّبِيِّينَ إِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

بھانویں موتی ہر ہر دیلے قدر زیادہ پاوے
ایپر جدوں پروتے جاون چھال نہ چھلی جاوے

مدح مدیح توں اچیاں اوہدیاں ساریاں صفت ثنائیں
ایڈے خلق نمونے سوہنے ایڈیاں پاک ادائیں

قرآن پاک دی بزرگی تے صفتاں

قرآنی آیات تے اوہدے لفظ نے حادث آئے
پاک کلام خدا دی پاروں صفت قدیمی پائے

قبل زمانے دے وی دسے حال احوال ایہہ سارے
عاد ارم دیاں گلاں دسے کر کے صاف نتارے

ایہہ سب معجزیاں توں وڈا زندہ چیز ہے آئی
دوجیاں نبیاں دے اعجازوں ہے اہنوں وڈیائی

مُحكَمَاتٌ فَمَا يُبْقِينَ مِنْ شُبَهٍ
لِذِي شِقَاقٍ فَمَا يُبْغِينَ مِنْ حَكَمِ

مَا حُورِبَتْ قَطُّ إِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ
أَعْدَى الأَعَادِي إِلَيْهَا مُلْقِيَ السَّلَمِ

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوَى مُعَارِضِهَا
رَدَّ الْغَيُورِ يَدَ الْجَانِي عَنِ الْحُرَمِ

لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِي مَدَدٍ
وَفَوْقَ جَوْهَرِهِ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

فَمَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصَى عَجَائِبُهَا
وَلَا تُسَامُ عَلَى الْإِكْثَارِ بِالسَّأَمِ

بن کے حاکم جھگڑے سارے واہ وا خوب مکاوے
شک شبہ دی کسر نہ چھڈے حق و حق سناوے

وڈیاں وڈیاں ویریاں اتھے آکے سیس نوائے
ویر کماون کارن جیہڑا اگے اہدے آئے

ایڈی صاف بلاغت اوہدی ویریاں دے منہ توڑے
جیونکر غیرت والا کوئی بے غیرت نوں موڑے

ایڈے سوہنے معنے اہدے جیوں دریاویں موجاں
موتی لشکن والے وسن جیوں آ ڈھکن فوجاں

عجب خزانے اوہدے سارے گننے وچ نہ آون
جیوں جیوں پڑھدے رہیے دل دا شوق پیار ودھاون

قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيهَا فَقُلْتُ لَهُ
لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

اِنْ تَتْلُهَا خِيفَةً مِّنْ حَرِّ نَارِ لَظٰى
اَطْفَأْتَ حَرَّ لَظٰى مِنْ وِرْدِهَا الشَّبِمِ

كَاَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوْهُ بِهٖ
مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَآءُوْهُ كَالْحُمَمِ

وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيْزَانِ مَعْدِلَةً
فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُوْدٍ رَاحَ يُنْكِرُهَا
تَجَاهُلًا وَهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

پڑھنے والیاں نے جد پایاں پڑھ اکھاں وچ ٹھنڈاں
میں ایتھوں پھڑ رب دی رسی دے وچ پایاں گنڈاں

اگ دوزخ دی کولوں ڈر کے جیہڑا ورد کماوے
اوہ دوزخ دی بھاء نوں ٹھنڈے پانی نال بجھاوے

ایہہ اوہ کوثر جس توں چہرے پاون دے روشنائی
جیہڑے اس توں پہلاں ہے سن کالے وانگ سیاہی

عدل تر کڑ شان ہے اہدی دو جگ اندر آئی
عدل عدالت اہدے کولوں پاوے کل لوکائی

حاسد ویری ویر سبیوں جو ہووے انکاری
اہدا ویر سکھاوے اوہنوں ویر ہمیشہ بھاری

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ
وَيُنْكِرُ الْفَمُّ طَعْمَ الْمَآءِ مِنْ سَقَمِ

يَا خَيْرَ مَنْ يَمَّمَ الْعَافُوْنَ سَاحَتَهٗ
سَعْيًا وَّفَوْقَ مُتُوْنِ الْاَيْنُقِ الرُّسُمِ

وَمَنْ هُوَ الْاٰيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ
وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمِ

سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا اِلٰى حَرَمٍ
كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِيْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

وَبِتَّ تَرْقٰى اِلٰى اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً
مِنْ قَابَ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

جیونکر اکھ آشوباں والی سورج نوں مڑ جاوے
جیوں روگی نوں مٹھے پانی دا وی لطف نہ آوے

حضورؐ پاک دا معراج

اے وڈی سرکار مقدس افضل سب توں اعلیٰ
ہر ہر حاجت مند ترے در بچ بچ اون والا

سرداراں نوں اس درگاہون ابرت ملی نشانی
نعمت عظمیٰ ذات معلیٰ تیری ٹھیک پچھانی

ادھی راتیں سیر کریں توں حرموں اقصیٰ تائیں
جیوں چن راتیں سیر کریندا اے واہ وا چائیں چائیں

چڑھدیاں چڑھدیاں منزل تیری اس جا اوتے آئی
اپڑی بقاب قوسیناں توڑی ٹھیک تیری وڈیائی

وَقَدَّمَتْكَ جَمِيعُ الْاَنْبِيَاءِ بِهَا

وَالرُّسُلِ تَقْدِيمَ مَخْدُومٍ عَلَى خَدَمِ

وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ

فِي مَوْكَبٍ كُنْتَ فِيهِ صَاحِبُ الْعَلَمِ

حَتَّى إِذَا لَمْ تَدَعْ شَأْوًا لِمُسْتَبِقٍ

مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًا لِمُسْتَنِمِ

خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْاِضَافَةِ إِذْ

نُودِيتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

كَيْمَا تَفُوزُ بِوَصْلٍ اَيِّ مُسْتَتِرٍ

عَنِ الْعُيُونِ وَسِرٍّ اَيِّ مُكْتَتِمِ

سب نبیاں سرداری منّی تے تینوں وڈیایا
ہر اک خادماں وانگوں تیرا خادم بن کے آیا

ست آسماناں نوں طے کیتا سن نبیاں سلطاناں
لشکر نال فرشتے لے کے واہ وا تیریاں شاناں

وددیاں وددیاں اوتھے اپڑی تیری شان کمالی
جتھوں توڑی اپڑی کوئی نہ شے کوئی اپڑن والی

اللہ پاک بلایا تینوں توں اوتھوں تک آیا
جتھوں توڑی ہور کسے نہیں اُچا رتبہ پایا

تینوں قرب الٰہی والی نعمت اوس عطائی
راز الٰہی اکھیں ویکھے جو گل کسے نہ پائی

فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرِ مُشْتَرَكٍ
وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرِ مُزْدَحَمِ

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيتَ مِنْ رُتَبٍ
وَعَزَّ إِدْرَاكُ مَا أُولِيتَ مِنْ نِعَمِ

بُشْرَى لَنَا مَعْشَرَ الْإِسْلَامِ إِنَّ لَنَا
مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمِ

لَمَّا دَعَى اللهُ دَاعِينَا لِطَاعَتِهِ
بِأَكْرَمِ الرُّسُلِ كُنَّا أَكْرَمَ الْأُمَمِ

رَاعَتْ قُلُوبَ الْعِدَى أَنْبَاءُ بِعْثَتِهِ
كَنَبْأَةٍ أَجْفَلَتْ غُفْلًا مِنَ الْغَنَمِ

توں اوہ عزت عظمت پائی جو کسے نہ پائی
ہر درجے توں اچا درجہ دڈیائیوں وڈیائی

اچی شان معلی تیری ہر ہر وہم خیالوں
تیری مثل نہ نعمت کوئی نہ کسبوں نہ مالوں

واہ دا دین اسلام اساڈا واہ دا بھاگ اساڈے
سچا دین اسانوں ملیا محکم نال ارادے

سب رسولاں توں توں ساڈا خیرالرسل کہایا
خیرالامم خطاب اساڈا فر ایتھوں بن آیا

حضورؐ پاک دا جہاد

پاک نبیؐ دی آمد ہوئی وریاں دے دل ہلے
جیوں شیراں دیاں گجاں سن کے بھیڈاں دے دل چلے

مَا زَالَ يَلْقَاهُمُ فِي كُلِّ مُعْتَرَكٍ
حَتَّى حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلَى وَضَمِ

وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوا يَغْبِطُوْنَ بِهِ
أَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

تَمْضِي اللَّيَالِي وَلَا يَدْرُوْنَ عِدَّتَهَا
مَا لَمْ تَكُنْ مِنْ لَيَالِي الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ

كَأَنَّمَا الدِّيْنُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ
بِكُلِّ قَرْمٍ إِلَى لَحْمِ الْعِدَى قَرِمِ

يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيْسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ
تَرْمِي بِمَوْجٍ مِنَ الْأَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

کفاراں دے نال لڑائی سرور کردے پوری
کرن مجاہد کفاراں نوں تیغوں چوری چوری

نسن لگ پے کافر سارے غازیاں پھڑ پھڑ گھیرے
رو رو اکھن مر گئے لوکوں ہوئے اج نکھیڑے

راتاں گزرن ایپر کافر ناہیں سرت سنبھالن
چنگیاں راتاں چپ ہنیریاں اندر لوک گزارن

دین اسلام پروہنیاں وانگوں آ دشمن دے ڈیرے
وانگ پروہنیاں عزت پائی ہر شئے پائی نیڑے

لشکر دے دریا آ لتھے زور دکھاون موجاں
جیوں میداناں اندر لڑ لڑ زور وکھاون فوجاں

مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِلّٰهِ مُحْتَسِبٍ
يَسْطُو بِمُسْتَأْصِلٍ لِلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

حَتّٰى غَدَتْ مِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَهْيَ بِهِمْ
مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُولَةَ الرَّحِمِ

مَكْفُولَةً أَبَدًا مِنْهُمْ بِخَيْرِ أَبٍ
وَخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُصَادِمَهُمْ
مَاذَا رَأَى مِنْهُمْ فِي كُلِّ مُصْطَدَمِ

فَسَلْ حُنَيْنًا وَسَلْ بَدْرًا وَسَلْ أُحُدًا
فُصُولُ حَتْفٍ لَهُمْ أَدْهَى مِنَ الْوَخَمِ

ہر اک جس دا کرے سپاہی رب دی تابعداری
رکھ امید ثواباں کٹے کفراں دی جڑ ساری

اوتھوں توڑی میداناں وچ غازی لڑ دے آئے
جد توڑی نہ کمزوراں نے اچے رتبے پائے

اوتھوں توڑی غازیاں کیتی ہمت نال لڑائی
دین نبیؐ نے جد توڑی نہ شان دوامی پائی

غازی دین نبیؐ دے آ ہے محکم وانگ پہاڑاں
میداناں توں پچھ ہون جا کے کیکن پیاں اجاڑاں

کفاراں دی پچھ تباہی بدروں ہور حنین
اوحد کولوں پچھ ایہہ قصہ جے معلم نئیں تینوں

اَلْمُصْدِرِ الْبِيْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ
مِنَ الْعِدَى كُلَّ مُسْوَدٍّ مِّنَ اللِّمَمِ

وَالْكَاتِبِيْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ
اَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيْمَا تُمَيِّزُهُمْ
وَالْوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيْمَا مِنَ السَّلَمِ

تُهْدِيْ اِلَيْكَ رِيَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمُ
فَتَحْسَبُ الزَّهْرَ فِي الْاَكْمَامِ كُلَّ كَمِ

كَاَنَّهُمْ فِيْ ظُهُوْرِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبًا
مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

لشکریاں تلواراں مارن اندر گھنی سیاہی
لالو لال لیاون باہر مارن واہو واہی

نیزے مارن کفاراں نوں خالی وار نہ جاوے
نیزہ کسے مجاہد سندا خالی پرت نہ آوے

غازی اسلحہ نال مسلح انج پیا نظری آوے
جیوں ککر دیاں کنڈیاں اندر پھُل گلاب وساوے

نصرت دی وا ٹھنڈی آوے غازیاں ہر چالوں
وانگ شگوفے لپٹی ہوئی خوشبویوں خوش حالوں

چست اسباب اسواری پاروں ہر اک دی اسواری
سبزہ جاپے جیوں ٹلے تے اگیا اکو واری

طارت قلوب العدى من بأسه فرقا
فما تفرق بين البهم والبهم

ومن تكن برسول الله نصرته
إن تلقه الأسد في آجامها تجم

ولن ترى من ولي غير منتصر
به ولا من عدو غير منفصم

أحل أمته في حرز ملته
كالليث حل مع الأشبال في أجم

كم جدلت كلمات الله من جدل
فيه وكم خصم البرهان من خصم

دل دشمن دے غازیاں کولوں خوف اجیہا کھاون
فرق نہ بھیڈاں شیراں اندر کافر لوک لیاون

جنہوں پاک نبیؐ دیاں ہوون رحمت توں امداواں
پاڑن والے شیر اوہناں توں نت کردے فریاداں

کوئی خادم اس امدادوں چھورا مول نہ کھاوے
دشمن کدی نہ غالب ہووے چھورے وچ مر جاوے

دینی قلعیاں اندر رکھے اپنی اُمت تائیں
جیوں بکاں نوں جنگل اندر دیوے شیر پنائیں

پاک کلام الٰہی نے جد ویریاں دے منہ موڑے
معجزیاں نے کفاراں دے سارے مان تروڑے

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْاُمِّيِّ مُعْجِزَةً
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّادِيْبِ فِي الْيُتُمِ

خَدَمْتُهُ بِمَدِيْحٍ اَسْتَقِيْلُ بِهٖ
ذُنُوْبَ عُمْرٍ مَضٰى فِي الشِّعْرِ وَالْخَدَمِ

اِذْ قَلَّدَانِي مَا تُخْشٰى عَوَاقِبُهٗ
كَاَنَّنِيْ بِهِمَا هَدْيٌ مِنَ النَّعَمِ

اَطَعْتُ غَيَّ الصِّبَا فِي الْحَالَتَيْنِ وَمَا
حَصَلْتُ اِلَّا عَلَى الْاٰثَامِ وَالنَّدَمِ

فَيَا خَسَارَةَ نَفْسِيْ فِي تِجَارَتِهَا
لَمْ تَشْتَرِ الدِّيْنَ بِالدُّنْيَا وَلَمْ تَسُمِ

اُمی رہ کے مالک بنیا کل علماں دا سائیں
وچہ یتیمی رہ کے سکھیاں واہ وا خلق ادائیں

حضورؐ پاک دا وسیلہ

نعت نبیؐ دی میں لکھ آندی بخشش کان خدایا
موج سراباں اندر میرا ویلا وقت وہایا

شعراں خدمت گاری پاروں گل وچ پائی پھاہی
ڈر آوے اس ویلے کولوں رحمت کریں الٰہی

بچیاں وانگوں شعر غلامی اندر وقت لنگائے
جتھوں باجھ ندامت مینوں شے کوئی ہتھ نہ آئے

اے میرے غمخوارو ویکھیو سودے وچ کمائی
دنیا بدلے دین نہ لبھا نہ دنیا ہتھ آئی

وَمَن يَبِع اٰجِلًا مِنهُ بِعَاجِلِهِ
يَبِن لَهُ الغَبنُ فِي بَيعٍ وَفِي سَلَمِ

إِن اٰتِ ذَنبًا فَمَا عَهدِي بِمُنتَقِضٍ
مِنَ النَّبِيِّ وَلَا حَبلِي بِمُنصَرِمِ

فَإِنَّ لِي ذِمَّةً مِنهُ بِتَسمِيَتِي
مُحَمَّدًا وَهُوَ اَوفَى الخَلقِ بِالذِّمَمِ

إِن لَم يَكُن فِي مَعَادِي اٰخِذًا بِيَدِي
فَضلًا وَإِلَّا فَقُل يَا زَلَّةَ القَدَمِ

حَاشَاهُ اَن يُحرَمَ الرَّاجِي مَكَارِمَهُ
اَو يَرجِعَ الجَارُ مِنهُ غَيرَ مُحتَرَمِ

جیہڑے بندے دنیا بدلے ہووے دین ونجایا
بیع سلم دے اندر اوہنے کھاٹا بہتا پایا

بھانویں میں گناہیں بھریا اپنر اس درگاہوں
ردیا مول کدے نہ جانواں آسوں خواہشوں راہوں

نام محمدؐ میرا شافع میں اندر ہمنامی
لطف شفاعت توں نہ پانواں مول کدے ناکامی

جے اوہ روز قیامت اندر میتھوں مکھ بھوائے
ہائے بخت میرے کی مندے میں کی ظلم کمائے

میتوں اوس مقدس ذاتوں ایہہ امید نہ آئی
آساں والیاں نوں ددکارے کر کے بے پروائی

وَمُنْذُ أَلْزَمْتُ أَفْكَارِي مَدَائِحَهُ
وَجَدْتُهُ لِخَلَاصِي خَيْرَ مُلْتَزَمِ

وَلَنْ يَفُوتَ الْغِنَى مِنْهُ يَدًا تَرِبَتْ
إِنَّ الْحَيَا يُنْبِتُ الْأَزْهَارَ فِي الْأَكَمِ

وَلَمْ أُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِي اقْتَطَفَتْ
يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا أَثْنَى عَلَى هَرِمِ

يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِي مَنْ أَلُوذُ بِهِ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُولِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

وَلَنْ يَضِيقَ رَسُولَ اللهِ جَاهُكَ بِي
إِذَا الْكَرِيمُ تَجَلَّى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

فکر میرا جد اوہدیاں صفتاں کردا رہے ہر ویلے
لازم راہ رہائی والے میل اللہ نے میلے

اوہدے فضل کرم دا بدل خالی ہتھ نہ موڑے
بدل ٹلیاں تے وی وسے جڑ پھلاں دی جوڑے

نعتاں پڑھاں تے دنیاوی کوئی قیمت مول نہ منگاں
میں زہیر ہرم دا مادح ہوون کولوں سنگاں

دعاواں تے عرض حال

اے محبوبا تیرے باجھوں کون کرے غمخواری
وقت مصیبت تیرے باجھوں کون کرے دلداری

وقت شفاعت شاہا تیری پئی ودھ ودھ شان دکھاوے
روز قیامت نوں جد مولا بدلا دین بلاوے

فَإِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِي مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ
إِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّي حِيْنَ يَقْسِمُهَا
تَأْتِي عَلَى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

يَا رَبِّ فَاجْعَلْ رَجَائِي غَيْرَ مُنْعَكِسٍ
لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِي غَيْرَ مُنْخَرِمِ

وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنَّ لَهُ
صَبْرًا مَتَى تَدْعُهُ الْأَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

تیری خاطر دنیا عقبیٰ ہستی دے وچہ آیاں
لوح قلم دے علم تہاڈے علوں دہن ودہائیاں

بھرے گناہاں والا کوئی دل توں مول نہ ہارے
وڈے چھوٹے بخشش اگے اکو جیہے سارے

روز قیامت نوں جد اللہ بخشش عام عطاسی
عاصیاں دے ہتھ بخشش چوکھی لطف ادہدے توں آسی

یارب سائیں میریاں آساں والی آس پچائیں
بخشش کارن مان مرے نوں یارب توڑ نبھائیں

دو جگ اندر تیری بخشش رحمت دیوے یاری
صبر مرے نے دکھاں اگے ہے ہن ہمت ہاری

وَأْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَائِمَةٍ
عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ

وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ
اَهْلِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبَا
وَاَطْرَبَ الْعِيْسَ هَادِي الْعِيْسِ بِالنَّغَمِ

ثُمَّ الرِّضٰى عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعَنْ عُمَرٍ
وَعَنْ عُثْمَانَ وَعَنْ عَلِيٍّ ذِي الْكَرَمِ

والال والصحب ثم التابعين لهم
اهل التقى والنقى والحلم والحكم

اذن دیویں تے بدل رحمت والا جھڑیاں لائے
پاک نبی دے در تے ہر دم وسدا نظری آوے

اوہدے آل اصحاباں اوتے نیکاں پاکاں تائیں
رحمت دا مینہ جھڑیاں لائے ہر دم فضل کمائیں

آل اصحاباں اُوتے بخشش اُس دم تیک وساون
جد توڑی پیاں ڈالیاں ہلن گیت جدوں تک گاون

مڑ صدیقؓ عمرؓ تے چلن لطف کرم دیاں واں واں
ہون عثمانؓ علیؓ دے اُتے رحمت والیاں چھانواں

آل اتے اصحاباں ساریاں تابعیناں اوتے
اہلِ تقی نقیاں نالے حِلم حُکم توں سچّے

فاغفر لقاريها واغفر لسامعها
لقد سألتك يا ذا الجود والكرم

ولوالدي وما خلفت من خلف
والمسلمين من العربان والعجم

لا اله الا الله محمد رسول الله

پڑھنے سننے والیاں اُتے رحمت دا ہڑ پائیں
تیرے فضل کرم تو منگاں ہر دم ایہہ دعائیں

میرے ماں پیو تائیں بخشیں سن اولاد تمامی
ساریاں مسلماناں اُتے رحمت ہووے عامی

ملنے کا پتہ

پروفیسر ڈاکٹر احمد حسین احمد قریشی قلعہ داری ایم اے اردو
ایم اے فارسی، ایم اے عربی، پی ایچ ڈی اردو، پی ایچ ڈی عربی
(تمغۂ امتیاز) پاکستان۔
نیو فرنیچر مارکیٹ۔ گجرات

تمّت

قد وقع الفراغ من تحریر قصیدۃ الشریفۃ فی اوّل یوم من شعبان فی سنہ ۱۳۳۴ه
فی یوم الاحد فی وقت الضحی بعد اداء صلوتہ بید العبد الاثم محمد عالم
بن مولنا فضل احمد اللّھم اغفر لکاتبہ ولوالدیہ واحسن الیھما والیہ

قصیدۂ بردۂ بوصیریؒ کتبت — بعون مولای ربّ النون والقلم
محمدٌ عالمٌ اسم لکاتبہ — فاغفرہ وارحمہ یا ذا الجود والکرم
واسمُ ابن خلیل سیّدی ورجی — محمّد ثم بالعبد الکریم اسم
یا ربّ زد عمرہ زد قدرہ ابدا — واحفظہ بالآل والاولاد محترم

قصیدہ کا متن میرے عمّ محترم بزرگوار علامہ محمد عالم
قلعہ داری رحؒ نے میرے والد بزرگوار علامہ محمد عبد الکریم رحؒ
کے لیے تحریر کیا تھا۔ ہر دو بزرگوار کی متبرک یادگار سمجھ
کر اس اصل کا فوٹو شامل کیا گیا ہے۔

تزئین و آرائش : ———

حاجی میاں سلطان احمد (خطّاط)
سلطان القلم (تلمیذ وارثی صاحبؒ)
فیض آباد۔ گجرات (پاکستان) ۹ ۹۹/۱۰

يارب بالمصطفى بلغ مقاصدنا
واغفر لنا ما مضى يا بارئ القسم
يارب جمعًا طلبنا منك مغفرة
وحسن خاتمةٍ يا مبدى النعم
يارب صل على المختار ما نشدت
امن تذكر جيران بذى سلم
فاغفر لقاريها واغفر لسامعها
لقد سألتك ياذا الجود والكرم
وهذه بردة الهادى قد ختمت
والحمد لله فى بدى و فى ختم

واہ محمد[2] دَر اُہدے دی رکھاں آس سوالی
سرورِ عالم[3] درد دُکھاں دا دارو اعلیٰ عالی
علم عمل دا عامل عالم ہر دم مہر کماوے
محکم کار مُکرّم اکرم کُل عالم دا والی !